السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قاری محمد یحیٰی صاحب اٹک سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا بیت اللہ کے اندر اور میزاب رحمت کے نیچے قبریں موجود ہیں اور بیت اللہ کا طواف انہیں قبروں کی وجہ سے کیا جاتا ہے ؟ ہمارے ہاں ایک بریلوی عالم دین نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے قرآن وحدیث کے حوالہ سے جواب مطلوب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بریلوی حضرات جو ہر سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرکے واپس وطن آتے ہیں ان سے پوچھا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اس " نئی دریافت کا مشاہدہ کیا ہے یقیناً یہ دعویٰ باطل غلط اور بے بنیاد ہے اگر چہ بعض مؤرخین نے بلا تحقیق ایسی باتوں کو اپنی کتابوں سے نقل کیا ہے لیکن یہ سب خود ساختہ ہیں مثلاً محب الدین الطری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان ننانوے انبیائے کرام مدفون ہیں : " نیز حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی والدہ حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ حطیم میں محو استراحت ہیں اس کے علاوہ حضرت ہود علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی آخری آرام گاہ ہیں بھی اسی خطہ میں ہیں (یہ باتیں علامہ ازرقی کی تالیف اخبار مکہ کے حوالہ سے نقل کی ہیں ۔ (القری فی احوال ام القری : ص 6

لیکن ان " حقائق کو بلا سند بیان کیا گیا ہے جبکہ محدثین عظام کے ہاں سند صحیح ہونا ہی کسی بات کے صحیح ہونے کی دلیل ہے بلاسند ہونے کی وجہ سے محدثین نے ایسی بوتوں کو اپنی کتب میں جگہ نہیں دی ہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الکنیٰ للحاکم کے حوالہ سے بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک حدیث بایں الفاظ نقل کی ہے : ان قبر اسماعیل فی الحجر (الجامع الصغیر

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں ہے ۔ لیکن مصنف نے خود ہی اس حدیث کے ضعیف ہونے کی صراحت کردی ہے پھر محدث عصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔ (ضعیف الجامع الصغیر : حدیث نمبر 1905)

اگر اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی اس موقف کی دلیل نہیں بن سکتی کیوں کہ بریلوی عالم دین نے بیان کیا ہے کیوں کہ اگر قبر کا وجود ختم ہوجائے تو اس کے احکام وہ نہیں ہیں جو ظاہر قبر کے ہوتے ہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس جگہ مسجد کی بنیاد رکھی تھی اس کے ایک حصہ میں مشرکین کی قبریں تھیں انہیں اکھاڑ کر پھینک دیا گیا اور جگہ صاف کرکے وہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد رکھی گئی ۔ (صحیح بخاری)

اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسجد نبوی قبرستان میں بنائی گئی کیوں کہ قبروں کو نیست ونا بود کردیا گیا تھا اس طرح اگر مسجد حرام یا حطیم میں قبریں تھیں تو وہ حوادث زمانہ سے خود بخود ختم ہوگئی ہیں ملا علی قاری کہتے ہیں : "کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر (اگر بنتی) تو وہ ختم ہوچکی ہے لہذا اس سے مسجد میں قبر کے جواز پر استدلال صحیح نہیں ہے ۔ (مرقاة)

سوال میں ایک بے بنیاد سی بات کا ذکر ہے کہ بیت اللہ کا طواف انہیں قبروں کی وجہ سے ہوتا ہے اصل بات یہ ہے کہ قبر کے پجاریوں میں قبر پرستی کے جراثیم اس قدر سرایت کرچکے ہیں کہ اب انہیں ہر جگہ یہی بو آتی ہے اس سے بڑھ کر اور شرک کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے اس گھر (بیت اللہ) کو تعمیر کروایا اور اس کا طواف کرنے کو بھی اپنی عبادت قرار دیا تو پھر طواف جیسی اہم عبادت میں کسی کی شراکت کیونکر گوارا ہوسکتی ہے پھر یہ گھر مذعومہ قبروں کے معرض وجود میں آنے سے پہلے موجود تھا اور اس کا طواف کیا جاتا تھا یقیناً یہ بہت بڑا جھوٹ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے شرک اکبر سے محفوظ رکھے اور بے بنیاد بوتوں نیز بے اصل کاموں سے دور رکھے ۔ آمین ۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:190